وطن کے لئے

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۰۹

مرتبہ
نوید ظفر کیانی

بسم الله الرحمن الرحيم

فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے "طرحی مشاعرہ رنگ" کے زیرِ اہتمام
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۳۰۹ بتاریخ ۱۹ مارچ ۲۰۲۲ء پر مبنی برقی کتاب

وطن کے لئے

موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۳۰۹

گروپ منتظمین:
ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر

مرتب:
نوید ظفر کیانی

mudeer.ai.new@gmail.com
https://archive.org/details/@nzkiani
https://www.facebook.com/groups/173610905663461 6/

فہرست

پیش رس

وطن کے لیے

نظر میں پیار کی تصویر ہے وطن کے لیے
حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لیے
سفید چاند ستارا ہے سبز پرچم پر
ہمارے عشق کی تفسیر ہے وطن کے لیے

سماجی حیوان انسان نے خطہ در خطہ سفر کیا تو انسانی آبادی بڑھتی چلی گئی۔ ہر نئی آبادی نسل در نسل مختلف تہذیبوں کو جنم دیتی رہی۔ فرد، معاشرے، تہذیب اور قوم کے تصور نے وطن کے نظریے کو جنم دیا۔ وطن کے لیے نظریہ اور جغرافیہ نے بنیادی عناصر کا روپ دھارا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی ایک نظریاتی ریاست ہے جس کی فکری اساس مسلم ملت اور جغرافیائی اساس برصغیر میں مسلم اکثریتی خطہ ہے۔ اسلامی معاشرے میں وطن سے محبت جزو ایمان ہے۔ وطن سے محبت غیرت منداقوام کے خمیر میں شامل ہے۔

موج غزل ادبی خدمات کے ذریعے قومی اور ملی امنگوں کا ترجمان ادبی فورم ہے۔ وطن سے محبت کے اظہار کے لیے یوم پاکستان ۲۳ مارچ ۲۰۲۲ء موقع پر خصوصی وطن رنگ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں خوب صورت ملی کلام پیش کیا گیا۔

موج غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۳۰۹ ویں پیش کردہ ملی کلام پر مشتمل خوب صورت برقی مجلہ پیش ہے۔ محترم نوید ظفر کیانی اور روبینہ شاہین بینا صاحبہ نے اس کی خوب صورت تزئین و آرائش کی ہے۔ موج غزل انتظامیہ تمام شرکائے مشاعرہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خوب صورت اشاعت پر مبارک باد پیش کرتی ہے۔ اللہ سب کو شاد باد اور بامراد رکھے۔ آمین۔

ہاشم علی خان ہمدمؔ
منتظم موجِ غزل ادبی فورم

انعام الحق معصوم صابری

خدا نے بخشی یہ توقیر ہے وطن کے لئے
نبی ﷺ کے نور کی تنویر ہے وطن کے لئے

بنایا اپنے وطن کو عظیم دنیا میں
"حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لئے"

ہری بھری ہے زمیں لہلہاتے سب کھلیان
بنی یہ جنتِ کشمیر ہے وطن کے لئے

نظیر اس کی نہیں ہے کہیں زمانے میں
مری یہ جان بھی جاگیر ہے وطن کے لئے

سدا سے پیار محبت رہی ہمیں باہم
محبتوں کی یہ زنجیر ہے وطن کے لئے

سفید چاند ستارا نشاں بلندی کا
عظیم تر ہوئی تعمیر ہے وطن کے لئے

فدا کریں گے یہ معصوم جان اس پر ہم
کہ دل میں جذبۂ شبیر ہے وطن کے لئے

ایم اکرام الحق

وہی تو خواب کی تعبیر ہے وطن کے لیے
دلوں پہ نقش جو توقیر ہے وطن کے لیے

دعا میں سب کی جو تصویر ہے وطن کے لیے
کتابِ دل پہ وہ تحریر ہے وطن کے لیے

قلم کروں گا بصد شوق دشمنوں کے سر
جو میرے ہاتھ میں شمشیر ہے وطن کے لیے

وہ جس کو دنیا میں جنت نظیر کہتے ہیں
خدا کا تحفہ وہ کشمیر ہے وطن کے لیے

جو دشمنوں سے بھی الفت کی بات کرتا ہوں
زباں کی میری یہ تاثیر ہے وطن کے لیے

اسے فقط یہاں اعزاز مان کے جینا
ملی اگر کوئی تعزیر ہے وطن کے لئے

کسی نے دیس کو لوٹا ڈکیت بن کر حق
کسی نے بیچ دی جاگیر ہے وطن کے لیے

ایم یاسین آرزو

قمر ستاروں کی تنویر ہے وطن کے لئے
گلاب جیسی یہ تحریر ہے وطن کے لئے

یہ زندہ قوم کا نقشِ حسیں ہے عالم میں
بنائی خون سے تصویر ہے وطن کے لئے

کہ معجزہ ہے خداوند کا، حسین وطن
مہر کی ماہ کی تفسیر ہے وطن کے لئے

یہ چاند تارے کا پرچم رہے بلند سدا
ہر ایک عزت و توقیر ہے وطن کے لئے

جو خواب شاعرِ مشرق نے دیکھا تھا یارو!
اُسی تو خواب کی تعبیر ہے وطن کے لئے

ہم اپنا سر لئے پھرتے ہیں اب ہتھیلی پر
کہ دل کی جان کی جاگیر ہے وطن کے لئے

وطن کے گیسو سنواریں گے اپنی پلکوں سے
کہ سارا جوششِ تعمیر ہے، وطن کے لئے

وطن ہمارا ہے فولاد سا بھی، نازک بھی
گلوں کی دوستو زنجیر ہے وطن کے لئے

عدُو سے چھین کے ہم ایک دِن رہیں گے ضرور
کہ شاہ رگ، مرا کشمیر ہے وطن کے لئے

عظیم دیس بنانا ہے آرزو ہم کو
ہر ایک سوچ ہے تدبیر ہے وطن کے لئے

ہمیشہ سر بہ کفن ہم ہیں آرزو پھرتے
ہمیشہ ہاتھ میں شمشیر ہے وطن کے لئے

بقاء حیات

وطن کے لئے

یہ مرا عشق یہ مری الفت
یہ مرا مان یہ مری چاہت
اِن سبھی خوشنما سے رنگوں کی
ایک تصویر ہے وطن کے لیے۔۔۔

میرا گہوارہ یہ مرا گلشن
نیّر و ماہتاب کا جوبن
سرفرازی ہر ایک ملت کو
اب تو تسخیر ہے وطن کے لیے۔۔۔

مانگ میں موتی سب سجانے ہیں
خوشنما پھول اب لگانے ہیں
اِس کو سرسبز کرنے کی ہر اک
نیک تدبیر ہے وطن کے لیے۔۔۔

دل و جاں اس پہ ہیں فدا اپنے
اِس کی خاطر ہر آنکھ میں سپنے
جو ششِ نیک سے جو آتی ہے
اب وہ تاثیر ہے وطن کے لیے۔۔۔

جب تلک سانس چلتی ہے میری
حق کی آواز میں اٹھاؤں گی
دیکھ لینا سدا بقاؔء کا قلم
ایک شمشیر ہے وطن کے لیے۔۔۔

حمزہ ارشد

نہ میرے پیروں میں زنجیر ہے وطن کے لیے
نہ تیرے پاس بھی تعبیر ہے وطن کے لیے

شہید ہونے کو تیار رہتے ہیں بیٹے
کسی کی ماں بھی تو دلگیر ہے وطن کے لیے

میں اپنی جان کو قربان کرنے آؤں گا
مرے بھی ہاتھوں میں شمشیر ہے وطن کے لیے

جو دیکھو غور سے تم پاک نام ہے اس کا
سو دنیا میں بھی تو تصویر ہے وطن کے لیے

خیال ہو گا یہ حمزہ کو مرتے دم تیرا
وطن کی یاد میں تاثیر ہے وطن کے لیے

خاور چشتی

یہ میرے پیار کی تنویر ہے وطن کے لئے
بھری جو دل میں یہ توقیر ہے وطن کے لئے

حسین خواب جو دیکھے تھے رہنماؤں نے
انہیں تو خوابوں کی تعبیر ہے وطن کے لئے

کسی بھی موڑ پہ رک پائیں گے نہ اپنے قدم
ہر ایک بات کی تفسیر ہے وطن کے لئے

وطن کے نام پہ قربان سب کر آئے ہیں
لٹی ہماری ہی جاگیر ہے وطن کے لئے

حسین چہروں پہ مسکان ہے غریبوں کے
جو دیکھو غور سے تصویر ہے وطن کے لئے

گلہ کسی سے نہیں نہ کوئی شکایت ہے
بنی دلوں کی یہ زنجیر ہے وطن کے لئے

دعا یہ کرتا ہے خاور کہ رہنما جاگیں
کریں یہ عہد کہ تعمیر ہے وطن کے لئے

ذوالفقار ہمدم اعوان

یہ کائنات بھی تسخیر ہے وطن کے لیے
مہ و مہر کی یہ تنویر ہے وطن کے لیے

نہیں ہے فرق مذکر کا اور مونث کا
ہر ایک ہاتھ میں شمشیر ہے وطن کے لیے

غزل ہو گیت ہو ناول یا کوئی افسانہ
مصنفین کی تحریر ہے وطن کے لیے

اُتر رہے ہیں تصور میں یہ حروف مرے
مری زبان میں تاثیر ہے وطن کے لیے

کوئی ملول کوئی مضمحل گلاب نہ ہو
ہر ایک خوابِ کی تعبیر ہے وطن کے لیے

ہم ایک وقت کا کھانا بھی چھوڑ سکتے ہیں
یہ سب سے اچھی سی تدبیر ہے وطن کے لیے

مرے وطن کی جو سمجھو یہی تو شہ رگ ہے
بہت ضروری یہ کشمیر ہے وطن کے لیے

وطن کی آن پہ مٹنے کو سر بکف ہیں سدا
وہ شخص باعثِ توقیر ہے وطن کے لیے

میں پیرِ کامل ہمدم اسے سمجھتا ہوں
کہ جس کا طالع و تقدیر ہے وطن کے لیے

ساجدہ سحرؔ

وطن کے لئے

میری ارضِ وطن
اے سحرؔ کے چمن

دِل کی دھڑکن کی ہر اِک صدا
لب پہ رہتی ہے جو وہ دعا
گویا ساری ہی چاہت وطن کے لیے
میری ارضِ وطن
اے سحرؔ کے چمن

یہ جو ہیں تیرے فوجی جوان
یہ زمیں زادے، یہ کھیتیاں
اِن کی ساری مشقت وطن کے لئے
میری ارضِ وطن
اے سحرؔ کے چمن

تو مرا جذبہ میرا جنوں
تیری مٹی میں شامل ہے خوں
آباء کی ہر شہادت وطن کے لئے
میری ارضِ وطن
اے سحرؔ کے چمن

سالک جونپوری

قلم کی نوک بھی شمشیر ہے وطن کے لیے
جو لکھوں باعثِ توقیر ہے وطن کے لیے

بنے ہوں شاہیں اور اقبالؒ کو نہ پہچانیں
بھلا یہ کون سی تقریر ہے وطن کے لیے

لہو سے لکھی ہے تاریخ جو شجاعت کی
وہ ان کے خون سے تحریر ہے وطن کے لیے

جو چاہتے ہیں یہاں پر نظامِ اسلامی
"حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لیے"

پلا کے بھیجا تو تعریف میں وہ خود بولا
خلوصِ چائے میں تاثیر ہے وطن کے لیے

جہاں کی چائے کو مشہور کر دیا تھا جناب
تو اب کی بار وہاں کھیر ہے وطن کے لیے

وطن پہ قوم کا ہر فرد جان دے دے گا
ہمارے ہاتھ میں بھی تیر ہے وطن کے لیے

سیدہ منوّر جہاں منوّر

عدو کے پاؤں میں زنجیر ہے وطن کے لئے
ہمارے ہاتھ میں شمشیر ہے وطن کے لئے

مری نظر میں نئی نسل کا یہ جوش و خروش
"حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لئے"

کسی بھی طور وہ جنت سے کم نہیں لگتا
جو ایک خطۂ کشمیر ہے وطن کے لئے

یہ سبز رنگ کا پرچم نہیں حقیقت میں
ہری بھری ہوئی تصویر ہے وطن کے لئے

ہماری جان ہماری ہی جان ہے لیکن
پڑے جو وقت تو جاگیر ہے وطن کے لئے

خدا نے مجھ کو بنایا ہے اس کا باشندہ
عروج پر مری تقدیر ہے وطن کے لئے

جو شعر گوئی سے حاصل ہوئی منوّر کو
یہ ساری عظمت و توقیر ہے وطن کے لئے

شمیم چودھری

"حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لیے"
ہر ایک نیتِ تدبیر ہے وطن کے لیے

یہ چاند اُترے نہ اُترے مرے دریچے میں
مرے چراغوں میں تنویر ہے وطن کے لیے

لہو خورشید کا ٹپکا ہے ذرے ذرے میں
چلائی ہم نے جو شمشیر ہے وطن کے لیے

سجی سجی سی ہے قوس قزح کے رنگوں سے
بنائی ہم نے جو تصویر ہے وطن کے لیے

پرو کے سب کو محبت کی ایک ڈوری میں
دل و نگاہ کی تسخیر ہے وطن کے لیے

یگانہ لگتی ہے جس کی شگفتگی سب سے
میرے گلوں میں وہ تاثیر ہے وطن کے لیے

الجھتی پاؤں سے رہتی ہے جو شمیم سدا
ہمیں وہ کاٹنی زنجیر ہے وطن کے لیے

محمد سلیم صدیقی

مرے لہو میں جو تاثیر ہے وطن کے لئے
محبتوں کی یہ جاگیر ہے وطن کے لئے

ہر ایک نعرۂ تکبیر ہے اسی کے نام
یہ پاک کلمے کی تصویر ہے وطن کے لئے

عطا ہوئی ہے شہیدوں کے خون سے یہ ضیا
ہمارے خون میں تنویر ہے وطن کے لئے

یہ پاک دھرتی ہے عطیہ ہمارے آباء کا
وفا کی پاؤں میں زنجیر ہے وطن کے لئے

وطن کے واسطے ہم اپنا سر بھی دے دیں گے
کہ سب کے خواب کی تعبیر ہے وطن کے لئے

یہ سر بکف ہیں جواں اس وطن کے رکھوالے
یہ ہاتھ تھامے جو شمشیر ہے وطن کے لئے

وطن کو عزت و توقیر حق نے بخشی ہے
کہ ذرے ذرے میں توقیر ہے وطن کے لئے

میم عین لاڈلہ

جوانانِ وطن کیلیے

جب بھی کہیں
دہشت گردوں کا
حملہ ہوتا ہے
اک نام دیا جاتا ہے
کسی قوم کا
کسی ذات کا
مگر وہ قوم نہیں
وہ ذات نہیں
وہ انسانیت پر
بدنما داغ ہے
جو اپنے ہی
بھائیوں کی لاشوں پر
رقص کرتا ہے

وہ جانتا نہیں کہ
زمین نے
ایسے بیٹوں کو بھی جنا ہے
جو اپنے کندھوں پر
لاشوں کو اٹھا سکتے ہیں
موت کے منہ سے
بھائی کو بچا سکتے ہیں
اے دہشت گرد
تم وہ انسان ہو
جس کو دیکھ دیکھ کر
زمین کوستی خود کو
تمہارے وجود سے
کسی کو کا۔۔۔۔۔۔۔ملا؟؟؟
بس یہی پوچھتی ہے
مگر سینکڑوں مائیں
ان جوانوں کے لئے
دعائیں کرتی ہیں

نوید ظفرؔ کیانی

یہ میرا عشق ہمہ گیر ہے وطن کے لئے
کبھی سپر کبھی شمشیر ہے وطن کے لئے

میں اس کے طاق پہ روشن دیئے کی صورت ہوں
کہ جو بھی ہے میری تنویر ہے وطن کے لئے

اِسی کے نام پہ جینا ہے اور مرنا ہے
یہ میں نہیں کوئی تحریر ہے وطن کے لئے

ہر ایک خواب اسی کے لئے ہے محوِ سفر
ہر اک قدم پئے تعبیر ہے وطن کے لئے

مری نواؤں میں جھرنے ہیں اس کے نغموں کے
مری دعاؤں کا کشمیر ہے وطن کے لئے

اِسی کے نام پہ خیبر کراچی ایک ہوئے
محبتوں کی یہ زنجیر ہے وطن کے لئے

تئیس مارچ کو ہر بار یوں لگا ہے مجھے
یہ دل یہ جاں نئی تسطیر ہے وطن کے لئے

مرے قلم میں وفاؤں کی روشنائی ہے
کلام سارا مناشیر ہے وطن کے لئے

وہ نغز گو ہو مصور ہو یا ادیب ظفرؔ
ہر ایک جذبہ عنان گیر ہے وطن کے لئے

ہاشم علی خان ہمدمؔ

نظر میں پیار کی تصویر ہے وطن کے لیے
حسین خواب کی تعبیر ہے وطن کے لیے

سفید چاند ستارا ہے سبز پرچم پر
ہمارے عشق کی تفسیر ہے وطن کے لیے

یہ بود، باش، نمود و سرود یوں ہی نہیں
خیال و خواب کی تعمیر ہے وطن کے لیے

زہے نصیب کہ خوش قسمتی میسر ہے
زہے نصیب کہ تقدیر ہے وطن کے لیے

دل و نگاہ میں لکھا ہوا ہے پاکستان
یہ سات حرف کی تحریر ہے وطن کے لیے

ہر ایک سال مناتے ہیں جشن آزادی
صدائے وقت میں تاثیر ہے وطن کے لیے

ہمارے اوج کو دنیا سلام کرتی ہے
ہمارے نام کی توقیر ہے وطن کے لیے

خدا کا شکر، کروڑوں چراغ روشن ہیں
ہر اک چراغ میں تنویر ہے وطن کے لیے

کھلے ہیں پھول محبت کی سبز دھرتی پر
یہ خاک جنت کشمیر ہے وطن کے لیے

عدو کو چیر کے رکھ دیں گے، ہم مجاہد لوگ
کڑی کماں میں ہر اک تیر ہے وطن کے لیے

حسینیت کی مسافت میں کارواں ہیں ہم
دلوں میں جذبۂ شبیر ہے وطن کے لیے

ہم ایک قوم کے دھارے میں آ گئے ہمدمؔ
دلوں کے بیچ یہ زنجیر ہے وطن کے لیے

ہر ماہ نئے رنگ
موجِ غزل
پہلا ہفتہ: طرحی مشاعرہ رنگ
دوسرا ہفتہ: منفرد ردیف رنگ
تیسرا ہفتہ: منفرد قوافی رنگ
چوتھا ہفتہ: پابند ردیف رنگ
موجِ غزل

ان شاء اللہ